(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

A Comparative Analysis of the Approaches and Methodologies Regarding the Quranic Interpretation of the "Hudood" (prescribed limits) Related to Adultery in "Ma'ariful Qur'an" and "Tadabbur al-Qur'an" in the Light of Surah An-Nur

حدود اللہ میں حدزنا سے متعلق تفسیر معارف القرآن اور تفسیر تدبر قرآن کی اسلوب و منہج کا تقابلی جائزہ(سورۃ النور کی روشنی میں)

Dr.Zeeshan
Lecturer Kohat University of Science & Technology Kohat
Mr. Maz Ullah
Ph.D Scholar University of Science and Technology bannu
Dr. Wali Zaman
Associate Professor GDC Ghoriwala Bannu

Abstract

"Ma'ariful Qur'an" and "Tadabbur al-Qur'an" are two renowned exegeses of the Quran authored by scholars and interpreters who have delved into the Quran's interpretation. Both have their unique styles and focus on similar topics, but they differ in their specific approaches and the illumination they provide."Ma'ariful Qur'an" is the exegesis of the Quran authored by Mufti Muhammad Shafi, a well-known Pakistani scholar and religious figure. In this exegesis, he elucidates beliefs and practical matters in the light of the Quran. His interpretation is considered reliable and effective, making Quranic explanations easily accessible to the general Muslim population. Mufti Muhammad Shafi's exegesis in "Ma'ariful Qur'an" covers a wide range of topics and presents general information and phrases in simple and clear language. "Tadabbur al-Qur'an" is the exegesis of the Quran by the renowned Pakistani scholar Maulana Amin Ahsan Islahi. In this exegesis, he focuses on contemplation and deep understanding in the light of the Quran. His central influence is a thoughtful and intellectual approach, and he intertwines Quranic verses with various aspects of life. His exegesis, "Tadabbur al-Qur'an," endeavors to facilitate a profound understanding of the meanings and Quranic content. Both exegeses are important and shed light on various subjects for different communities. "Ma'ariful Qur'an" is more detailed and presents Mufti Muhammad Shafi's explanatory approach, while "Tadabbur al-Qur'an" is more contemplative and represents Maulana Amin Ahsan Islahi's interpretative method.

Keywords- Quranic Interpretation of the "Hudood, Adultery in "Ma'ariful Qur'an & Surah An-Nur

تفسیر کا مفہوم

تفسیر کا اصل مادہ فسر یعنی (ف،س، ر) ہے -جسکا لغوی معنی ظاہر کرنا،کھول کر بیان کرنا، بے حجاب کرنا،طبیب کا قارورہ کو دیکھنے کا نام تفسیر ہے[1]-اظہراللغات کے مطابق تفسیر کا لغوی معنی ہے-" تفسیر لغت میں قرآن کی شرح کا نام ہے- اسکا جمع تفاسیر آتاہے- ثلاثی مجرد سے نَصَرَ اور ضَرَبَ کے ابواب سے آتاہے[2] ۔ تفسیر باب تفصیل سے مصدر ہے جسکا لازمی معنی واضح کرنا اور کھول کر بیان کرنے کے ہیں۔ قرآن پاک میں آیا ہے وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا[3]

اصطلاحی تعریف:-

1-علامہ زرکشی کے مطابق علم تفسیر کی تعریف : "علم یعرف بہ فھم کتاب اللہ المنزل علی نبیہ محمد ﷺ وبیان معانیہ واستخراج احکامہ وحکمہ ' '2[4]-ابوحیان کے مطابق علم تفسیر کی تعریف": تفسیر ایک ایساء علم ہے جس میں الفاظ قرآن کے تلفظ ان کے مفہوم ومدلول ان کے احکام افرادی و تر کیبی اور ان معانی سے بحث کی جاتی ہے جنکے حالت ترکیب میں وہ حامل ہوتے ہیں[5]- "3-علامہ محمد علی صابونی نے التبیان میں علم تفسیر کی تعریف کچھ یوں کی ہے- "علم یبحث فیہ عن القرآن الکریم من حیث الدلالتہ علی مراد اللہ بقدر الطاقتہِ البشریہ"[6]

اقسام تفسیر

:بنیادی طور پر علم تفسیر کے دو قسمیں ہیں-1- تفسیر بالما ثور -2- تفسیر با لرائے[7]

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے محاضرات میں تفسیر کے اقسام اسی طر ح بیان کئے" ابتدائی زمانہ میں تفسیر کا رجحان صرف تفسیر ماثورہ تھا -[8] اس کے بعد تفسیر کا دوسرا رجحان تفسیر کا لغوی اور ادبی انداز تھا ۔اور اسی سلسلہ کی دو اہم تفاسیر میں سے مجاز القرآن ابو عبیدہ معمر بن المثنی کا اور دوسرے معانی القرآن یحیٰ بن زیاد الفراع کا تھا۔ ان تفاسیر کو تفسیر بالادب اورتفسیر باللغۃ بھی کہا جاتا ہے[9]-تفسیر کا تیسرا رجحان تفسیر بالرا ی ہے- یعنی قرآن پاک کی تفسیر رائے بصیرت اور اجتھاد سے کیا جا تاہے[10]-

تفسیر کی دوسری قسم

تفسیر کی دوسری قسم تفسیر بالرا ی ہے -جسکا مفہوم یہ ہے کہ لفظ" الرا ی" کا اطلاق اجتہاد ، استنباط اور قیاس پر ہوتا ہے- اسی وجہ سے قیاس کے قائلین کو اصحاب الرا ی کے نام سے مشہور کئے گئے ہیں- اور تفسیر بالرا ی سے مراد وہ تفسیر ہے جو اجتھاد ، استنباط اور قیاس کی بنا پر کیا جائے -[11]لیکن اجتھاد اور قیاس میں تفسیر کرنا چند شرائط سے مشروط ہیں-تفسیر بال را ی کی دو قسمیں ہیں -1- تفسیر بالرا ی محمود - 2- تفسیر بالرا ی مذموم[12]

تفسیر بالرا ی المحمود پانچ شرائط کے ساتھ مشروط ہے- 1- تفسیر کلام عرب کے مطابق ہو -2- کتاب اللہ کے موافق ہو - 3- سنت کے موافق ہو- 4- مفسرین کے عمومی شرائط کے مطابق ہو- 5- اجماع مسائل کے خلاف نہ ہو[13]-

سوانح حضرت مولانا امین احسن اصلاحی

تعارف:مولانا کا اصل نام امین احسن تھا - اصلاحی لقب تھا - مولانا کے والد کا نام محمد مرتضیٰ تھا - انکے دادا کا نام وزیر علی تھا- اور حافظ قرآ ن بھی تھا- مولانا اصلاحی کا ابائی گاؤں"بمھور" جو کہ اعظم گڑھ سے چار میل کے فاصلے پر دریائےتونس کے کنارے واقع ہے- یہ گاؤں1957ء سے انگریزوں کے خلاف ہر تحریک میں پیش تھا-مولانا اصلاحی کے آباؤواجداد درمیانی درجہ کے کاشتکار اور زمیندار تھے[14]-

ولادت:مولانا اصلاحی کا تاریخ پیدائش صحیح طور سے محفوظ نہیں لیکن عام کتب نے 1904ء لکھا ہے

تعلیم:مولانا اصلاحی نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں بمھور کے دو مکتبوں میں حاصیل کی- ایک سرکاری مکتب تھا جس میں مدرس مولوی بشیراحمد تھا اور دوسرا دینی مکتب تھا جس میں مدرس مولوی فصیح احمد تھا- ان دونوں مکتبوں میں مولانا اصلاحی نے ناظرہ قرآن اور فارسی کی تعلیم حاصیل کی

- دس سال کی عمر میں ان کے والد نے ان کو مدرسۃ الاصلاح میں داخل کر لیا [8]- ان کی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے اساتذہ نے تیسرے درجے میں بٹھایا[15]-

صحافت:-فراغت کے بعد1922ء سے1925ء تک سہ روزہ "مدینہ" جو کہ اخبار کا نام تھا- اسکے نائب مدیر رہ گئے تھے- اسی دوران ہفتہ وار دو رسالے شایع ہو تے تھے- ایک میں بچوں کے تربیت کے طریقے تھے جسکا نام "غنچہ" تھا -اور دوسرے کا نام"سچ" تھا دونوں میں مولانا نے کافی کام کیا ہے[16]

تخصص فی القرآن :1925ء سے1930ء تک مولانا اصلاحی نے اپنے استاد مولانا حمید الدین فراہی کے مشورہ سے تخصص فی القرآن کیلئے مدرسۃ الاصلاح سے وابستہ ہوگئے[14] ۔ پانچ سال مسلسل درس قرآن حاصل کرنے لگے ۔ مولانا فراحی چند افراد کو اپنے ذوق کے مطابق تیار کئے۔ ان میں ایک مولانا اصلاحی کو تیار کیا[17]-

تخصص فی الحدیث:1930سے 1935تک مولانا اصلاحی اپنے والد حافظ محمد مرتضیٰ کے خواہش پر علم تخصص فی الحدیث حاصل کرنے کیلئے مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری کے پاس گئے اور ان سے جامع الترمذی اور نخبۃ الفکر کا درس حاصل کیا- مولانا نے جامع الترمذی کی شرح "تخفۃ الاخوذی" پر سند کے لحاظ سے تحقیقی کام مولانا اصلاحی کے حوالہ کیا- اس کام کی تکمیل کے بعد مولانا اصلاحی فن اصول حدیث، تحقیق روایت و درایہ اور جرح وتعدیل کے ماہر بن گے[18]-

اس ریسرچ پیپر میں حدزنا سےمتعلق مضامین والی آیتوں میں تفسیرمعارف القرآن اورتفسیرتدبرقرآن کا تقابلی مطالعہ شامل بحث ہے-سورۃالنورکی آیت نمبر2میں حدِزنا کابیان ہے-

حدزنا کی آیت:

الزَّانِيَةُوَالزَّانِي فَاجْلِدُواكُلَّ وَاحِدٍمِنْهُمَامِائَةَجَلْدَةٍوَلَاتَأْخُذْكُمْ بِهِمَارَأْفَةٌفِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِوَلْيَشْهَدْعَذَابَهُمَاطَائِفَةٌمِنَ الْمُؤْمِنِينَ-[19]

آیتِ کریمہ کی تفسیرمیں مفتی محمدشفیع کامنہج واسلوب:

اس آیتِ کریمہ میں اللہ جلَّ شانہ نےزناکی حدبیان فرمائی ہے-مفتی محمدشفیع نےدرجہ ذیل منہج واسلوب میں اس کی تفسیرکی ہے-

1.زناکےسماجی اورمعاشرتی مضمرات اوراثرات کاتذکرہ:

مفسرعلام نےپہلےعنوان کےتحت جوپہلااسلوب اختیارکیاہےوہ یہ ہےکہ سماج پرزناکےبرےاثرات مرتب ہوتےہیں اس کی سماجی اورمعاشرتی خرابیوں میں چندایک درجہ ذیل ہیں:

پہلی سماجی اورمعاشرتی خرابی:زناکی پہلی خرابی یہ ہےکہ اس میں کسی شخص کی بیٹی،بہن یابیوی پرہاتھ ڈالاجاتاہےجواس کی ہلاکت سے کم نہیں۔اس لئے کہ ساری دولت کالٹ جانااس کےلئےاتناتکلیف دہ نہیں ہوتاجتناکہ اس کی حرم پرہاتھ ڈالنااس کےلئےتکلیف دہ ہوتاہے۔روزمرہ کی لڑائی جھگڑوں کےاسباب جہاں اورہیں وہاں ان میں بڑاسبب زنابھی ہے۔

دوسری سماجی خرابی:زناکی دوسری بڑی خرابی یہ ہےکہ یہ انساب پربری طرح اثراندازہوتی ہے۔جس معاشرےمیں زناعام ہوجائے اس میں انساب کی حفاظت مشکل بلکہ ناممکن ہوجاتی ہے۔بیٹی اوربہن کاتمیزختم ہوجاتاہےاور نکاح میں ان محرمات کاآناشروع ہوجاتا ہے جوکہ زناسےبھی زیادہ سخت جرم ہے۔

تیسری سماجی خرابی:زناکی تیسری بڑی خرابی یہ ہےکہ اس سےصفحہ ہستی کاامن تباہ ہوجاتاہے۔آج دنیامیں جوفتنہ وفسادبرپاہےجو بدامنی پھیلی ہوئی ہےاس کی زیادہ تروجہ عورت ہےدوسرےنمبرپرمال ہے۔

اس کےعلاوہ اوربھی ڈھیرساری خرابیاں ہیں جوزناسےجنم لیتی ہیں،اوریہ مذکورہ ساری خرابیاں اس کےجرمِ عظیم ہونے پر دلالت کرتی ہیں-اس جرم کےبڑےہونےکی ایک وجہ خودقرآن سےبھی معلوم ہورہی ہےاوروہ یہ کہ زناکی سزامیں اللہ تعالیٰ نےعورت کونہ مردکےضمن میں ذکرفرمایااورنہ ہی مردکےبعدذکرکرنےپراکتفافرمایابلکہ وہاں صراحتًابھی ذکرفرمایااورمردسے پہلےبھی-یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہےکہ زنابہت بڑاجرم ہے-[20]

2.لفظ "جلد"کی لغوی تحقیق:

پہلےعنوان کےتحت مفسرعلام نےدوسرااسلوب مشکل الفاظ کی لغوی وضاحت کااختیارکیاہےتاکہ قاری کوآیت کریمہ کامفہوم سمجھنےمیں مشکل نہ ہو-چنانچہ اس نے"فَاجْلِدُوْا"کی وضاحت کرتےہوئےلکھاہےکہ لفظ جَلْدکامعنیٰ ہےکوڑامارنا،اس کا ماخذالاشتقاق جِلد ہےجوکہ چمڑےکےمعنیٰ میں آتاہے-بعض مفسرین نےجَلْدسےتعبیرکواس بات کی جانب اشارہ قراردیاہے کہ کوڑوں یادروں کی سزاکااثرکھال تک رہنےچاہئے،گوشت تک نہ پہنچنےپائے-آپ ﷺ نےاپنےعمل سےاس اعتدال کی تلقین فرمائی ہےکہ کوڑانہ تواتناسخت ہوکہ گوشت ہی ادھڑجائےاورنہ ہی اتنانرم ہوکہ مجرم کوکوئی خاص تکلیف بھی محسوس نہ ہو-[21]

2.آیت میں مذکورسزاکی تحدید:

مفسرعلام نےآیت میں مذکورسزاکوغیرشادی افرادتک محدودکردیاہےاورشادی شدہ افرادکےلئےرجم کی سزاکاتعین کیا ہے-اس کےضمن میں درجہ ذیل منہج واسلوب اختیارکیاہے-

(1احکامِ زناکاتدریجی پسِ منظر

(2احادیث مبارکہ سےآیتِ کریمہ کی تفسیر

(3آثارِ صحابہ سےاستدلال

(1احکامِ زناکاتدریجی پسِ منظر:

زنا کےاحکام چونکہ مختلف ادوارمیں مختلف رہےاس لئےمفسرعلام نےاس کاتدریجی پسِ منظربیان کیاتاکہ کسی کواشکال نہ رہےاورنہ ہی کوئی غلط فہمی میں مبتلاہو-چنانچہ وہ لکھتےہیں کہ روایاتِ حدیث اورآیاتِ قرآن سےمعلوم ہوتاہےکہ زناکی سزاتین ادوارپرمشتمل ہے-ابتداءمیں یہ سزاہلکی تھی اورقاضی یاامیرکواپنی صوابدیدپرزناکےمرتکب افرادکوایذاپہنچانےکااختیارتھا اور عورت کوگھرمیں مقیدرکھنےکا،جیساکہ سورۃالنساءمیں اس کی صراحت ہے:"تمہاری عورتوں میں جوبدکاری کاارتکاب کریں،ان پر اپنےمیں سےچارگواہ بنالو-چنانچہ اگروہ (ان کی بدکاری کی)گواہی دیں توان عورتوں کوگھروں میں روک رکھویہاں تک کہ انہیں موت اٹھاکرلےجائے،یااللہ ان کےلئےکوئی اورراستہ پیداکردے-اورتم میں جودومردبدکاری کاارتکاب کریں،ان کواذیت دو- پھراگروہ توبہ کرکےاپنی اصلاح کرلیں توان سےدرگزرکرو-بےشک اللہ بہت توبہ قبول کرنےوالا،بڑامہربان ہے-[22]"اس آیت سےچارباتیں ثابت ہورہی ہیں:

1.یہ کہ زناکاثبوت چارمردوں کی گواہی سےہوگا-

2.عورت کی سزاگھرمیں قیدرکھناہے-

3.مرداورعورت دونوں کی سزاان کوایذاپہنچاناہے-

4.یہ کہ یہ سزاکایہ حکم آخری نہیں بلکہ اس دوسراحکم بھی آنےوالاہے-

معلوم ہواکہ زناکی یہ ابتدائی سزاتعزیرتھی جس کاتعین اللہ تعالیٰ نےنہیں فرمایابلکہ اس کوقاضی یاامیرکےسپردکیا- دوسرےمرحلےمیں اس کی سزاسوکوڑےمقررہوئی جوکہ سورۃالنورکی مذکورالصدرآیت میں بیان ہوئی-تیسرےمرحلےمیں آپ ﷺنےآیت میں مذکورسزاکوغیرشادی شدہ افرادتک محدودفرمادیااورشادی شدہ افرادکےلئےرجم کی سزاکاتعین فرمادیا-[23]

(2احادیثِ مبارکہ سےآیتِ کریمہ کی تفسیر:

مفسرعلام نےاحادیث مبارکہ سےآیتِ کریمہ کی تفسیرکی ہےاس طورپرکہ آیت میں مذکورسزاکوغیرشادی شدہ افراد تک محدودکردیاہے-سورۃالنورکی آیت بظاہرہرقسم کےزانی کوشامل ہےخواہ وہ شادی شدہ ہویاغیرشادی شدہ-لیکن احادیثِ مبارکہ سےثابت ہوتاہےکہ شادی شدہ افرادکی سزاکوڑےنہیں بلکہ رجم اورسنگساری ہے-لہذااحادیث کی روشنی میں آیتِ کریمہ میں مذکورسزاغیرشادی شدہ افرادتک محدودہوگی-چنانچہ مفسرعلام احادیث کی روشنی میں اس کی تفسیرکرتےہوئےلکھتےہیں کہ بظاہرسورۃالنورکی اس آیت میں بغیرکسی تفصیل کےزناکی سزاسوکوڑےمذکورہے-اس حکم کاشادی شدہ افرادکےساتھ مخصوص ہونااورشادی شدہ افرادکےلئےرجم کی سزاکاہونادوسری دلیل حدیث سےثابت ہواہوگا-اوروہ حدیث امام مسلم نےصحیح مسلم میں عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سےیوں روایت کی ہے:"خذواعنی خذواعنی قدجعل اللہ لھن سبیلا البکربالبکر جلدمائۃوتغریب عام والثیب بالثیب جلدمائۃوالرجم[24]"مجھ سےلےلو،مجھ سےلےلواللہ تعالیٰ نےان(زانیوں)کےلئے(وہ)راستہ نکالا(جس کاوعدہ سورۃالنساءمیں ہواتھا)کہ غیرشادی شدہ مرداورعورت کےلئےسوکوڑےاورسال بھرجلاوطنی شادی شدہ مردوعورت کےلئےسوکوڑےاوررجم یعنی سنگ ساری ہے-[25]یہی حدیث صحاح ستہ کی دیگرکتب ابوداؤد، ترمذی،ابن ماجہ اورسنن نسائی میں اورمسنداحمدمیں بھی حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ ہی سےمروی ہے-

مفسرعلام آگےجاکرلکھتےہیں کہ اس حدیث میں خاص طورپرقابلِ نظربات یہ ہےکہ اس میں نبی کریمﷺنے سورۃ النساءکی مذکورالصدرآیت"اویجعل اللہ لھن سبیلا[26]"کی تفسیرفرمائی ہے-اورسورۃالنورمیں مذکورزناکی سزاپرچندچیزوں کا اضافہ فرمایاہے-ایک یہ سوکوڑوں کی سزاکوغیرشادی شدہ افرادتک محدودکردیاہے،دوم یہ کہ سال بھرکی جلاوطنی کااضافہ فرمادیا ہے اورسوم یہ کہ شادی شدہ افرادکےلئےرجم کاحکم بیان فرمایاہے-اب ظاہرکہ رسول اللہ ﷺنےسورۃالنورکی آیت پرجن چیزوں کااضافہ فرمایاہےوہ اپنی طرف سےنہیں فرمایابلکہ وہ بھی اللہ ہی کےحکم سےفرمایاہےکیوں کہ آپ ﷺاپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتےبلکہ آپ ﷺکی ہربات وحی ہوتی ہےخواہ متلوہویاغیرمتلو"وماینطق عن الھویٰ ان ھوالاوحی یوحیٰ[27]"پھرآپ ﷺنےصرف اس کاقول بھی نہیں فرمایابلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کےسامنےاس پرعمل بھی فرمایااورماعز اورغامدیہ رضی اللہ عنہماپررجم کی سزاجاری فرمائی-[28]

رجم کی سزاجوآپﷺنےاپنی زندگی میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کےمجمع میں عملاًجاری کی تھی اس کا ثبوت بھی صحیح احادیث سےہے-چنانچہ صحیح بخاری اورصحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ اور زیدبن خالدجہنی رضی اللہ عنہماسےروایت ہےکہ ایک غیرشادی شدہ مردنےجوایک شادی شدہ عورت کاملازم تھااس کےساتھ زناکیا-زانی لڑکےکاباپ اس کولےکرآپ ﷺکی خدمت میں حاضرہوا-واقعہ اقرارسےثابت ہوگیاتوآپﷺنےفرمایا:"والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب

اللہ جل ذکرہ،المائۃشاۃوالخادم رد، علیك وعلی ابنك جلد مائۃوتغریب عام،واغدیاأنیس علی امرأۃھذا،فإن اعترفت فارجمھا-فغدا علیھافاعترفت فرجمھا"[29]اس حدیث میں آپ نےایک کوسو کوڑےلگانےکی اوردوسرےکورجم کرنےکی سزادی اوردونوں سزاؤں کوقضابکتاب اللہ فرمایا،حالانکہ کتاب اللہ(سورۃ النور) میں صرف سو کوڑوں کی سزاکاذکرہےرجم کی سزاکاذکرنہیں ہے-وجہ صاف ظاہرہےکہ رسول اللہﷺکوجواس آیت کی مکمل تفسیرو تشریح اورتفصیلی حکم وحی کےذریعےاللہ تعالیٰ نےبتلایاتھاوہ ساراکتاب اللہ ہی کےحکم میں ہے-[30]

(3آثارِصحابہ سےاستدلال:

مفسر علام نےضرورت کی بناپراقوال اورآثار صحابہ سےبھی استدلال کیاہےچنانچہ مذکوربالامسئلہ میں وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماکےاثرکوپیش کرتےہوئےلکھتےہیں کہ سورۃالنورکی زیربحث آیت میں اللہ تعالیٰ نےوہ سبیل بتادی ہےجس کا ذکرسورۃالنساءمیں ہوچکاتھا-اس کےساتھ ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نےسوکوڑےمارنےکی سزاکوغیرشادی شدہ مردو عورت کےلئےمخصوص قراردےکرفرمایا:"یعنی الرجم للثیب والجلدللبکر"[31]یعنی وہ سبیل یہ ہےکہ شادی شدہ افرادکے لئےرجم اورغیرشادی شدہ افرادکےلئے(سو)کوڑےہیں-[32]

اسی طرح حضرت عمررضی اللہ عنہ کےاثرسےاستدلال کرتےہوئےلکھتےہیں:"قال عمربن الخطاب وھوجالس علی منبررسول اللہﷺ:"إن اللہ قدبعث محمداﷺبالحق،وأنزل علیه الکتاب،فکان مماأنزل علیه آیة الرجم،قرأناھاووعیناھاوعقلناھا،فرجم رسول اللہﷺ،ورجمنابعدہ،فأخشی إن طال بالناس زمان أن یقول قائل:مانجد الرجم فی کتاب اللہ فیضلوابترك فریضۃأنزلھا اللہ،وإن الرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنی إذاأحصن من الرجال والنساء،إذا قامت البینۃ،أوکان الحبل،أو الاعتراف [33]"حضرت عمررضی اللہ عنہ نےفرمایاجب کہ وہ اللہ کےرسولﷺکےمنبرپرتشریف فرماتھےکہ:اللہ تعالیٰ نےمحمدﷺکوحق کے ساتھ بھیجااورآپﷺپرکتاب نازل فرمائی توجوکتاب اللہ میں آپﷺپرنازل ہوااس میں آیتِ رجم بھی ہےجس کوہم نے پڑھا،یادکیااورسمجھا-پھررسول اللہﷺنےبھی سنگسارکیااورہم نےبھی سنگسارکیا-اب مجھےیہ خدشہ ہےکہ زمانہ گزرنےپرکوئی یوں نہ کہےکہ ہم سنگساری کاحکم کتاب اللہ میں نہیں پاتےتووہ ایک دینی وظیفہ چھوڑدینےسےگناہ گارہوجائیں جواللہ تعالیٰ نےنازل فرمایاہےاورجان لوکہ سنگساری کاحکم کتاب اللہ میں حق ہےاس شخص پرجومردوں اورعورتوں میں شادی شدہ ہوجب کہ اس کےزنا پرشرعی گواہی قائم ہوجائےیاحمل اوراعتراف پایاجائے-

حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ نےاس آیت کی تصریح نہیں فرمائی کہ وہ کون سی آیت ہےجس میں رجم کاحکم مذکور ہے لیکن قرائن سےیہ معلوم ہوتاہےکہ آپ رضی اللہ عنہ نےسورہ نورکی مذکورہ آیت کی جوتفسیرنبی کریمﷺسےسنی جس میں آپ ﷺنےسوکوڑوں کےحکم کوغیرشادی شدہ افرادکےساتھ خاص فرمایااورشادی شدہ حضرات کےلئےسنگساری کاحکم دیا-اس مجموعی تفسیرکواوراس پرنبی کریمﷺکےتعامل کوکتاب اللہ اوراس کی آیت سےتعبیرفرمایا-اس لحاظ سےآپﷺکی یہ تفسیرو تفصیل کتاب اللہ کےحکم میں ہےوہ کوئی جداگانہ مستقل آیت نہیں-

حاصل یہ کہ سورۃالنورمیں زناکی جوحدبیان کی گئی ہے،نبی کریمﷺکی مکمل تصریح اورتشریح کی بناپریہ غیرشادی شدہ افرادکےلئےمخصوص ہےجب کہ شادی شدہ کی سزاسنگساری ہے-اس تفصیل کاذکراگرچہ آیتِ کریمہ کےالفاظ میں نہیں لیکن جس ذات پراس آیت کانزول ہوااس کی وضاحت اس بارےمیں ثابت ہےاورصرف وضاحت ہی نہیں بلکہ عملی ثبوت بھی تواتر کےساتھ ہم تک پہنچاہےلہذایہ حکم کتاب اللہ کےحکم کی طرح قطعی اوریقینی ہے-

3.فقہی بصیرت:

مفتی محمدشفیع صرف ایک مفسرہی نہیں بلکہ ایک نبض شناس صاحبِ بصیرت مفتی بھی ہیں-ذیل کی وضاحت آپ کی فقہی بصیرت کی ترجمان ہےاوراس کوہم فقہی اسلوب بھی کہہ سکتےہیں-وہ لکھتےہیں کہ دنیامیں جتنےبھی معاملات ہیں ان میں ثبوت کے لئےدومردوں یاایک مرداوردوعورتوں کی گواہی کافی ہوتی ہےلیکن حدزناکےاجراکےلئے شریعت نےچارگواہوں کی گواہی کو لازمی قراردیاہےپھرگواہی دینےکےلئےجوشرائط ہیں وہ بھی عام گواہی کی بنسبت انتہائی سخت رکھی ہیں اورمزیدبراں یہ کہ جرم ثابت نہ کرسکنےکی صورت میں اسی کوڑوں کی سزااورہمیشہ کےلئےمردودالشہادۃکی سندبھی جاری کرنےکاحکم دیاہے-یہ اس بات کامنہ بولتاثبوت ہےکہ زناکی حدانتہائی سخت ہےاوراسی سختی کی بنیادپراس کےثبوت کےلئےشرائط بھی اتنےسخت لگارکھےہیں-

4.فقہی جزئیات کااستنباط:

مفسرعلام تفسیرکےساتھ ساتھ فقہی جزئیات پربھی گہری نظررکھتاہےجوکہ آپ کی تفسیری اسلوب کی عکاس ہے-مفسر علام نےاس عنوان کےتحت ایک فقہی جزئیہ زیربحث لایاہےکہ اگرکوئی مردکسی مردکےساتھ اس قبیح فعل کا مرتکب ہوجائےیا کسی جانورکےساتھ اس شنیع فعل کاارتکاب کرےتواس کاحکم کیاہوگا؟وہ بھی زناکی تعریف میں داخل ہےیا نہیں؟اوراس پربھی زنا کی حدجاری کی جائےگی یانہیں؟اس بارےمیں آپ نےاپنانقطہ نظریوں بیان کیاہےکہ اگرلغوی یااصطلاحی اعتبارسے دیکھاجائےتو اس فعل پرزناکی تعریف صادق نہیں آتی اورجب زناکےزمرےمیں داخل نہیں توظاہرہےکہ اس پرزنا والی حدبھی جاری نہیں کی جائےگی،البتہ اس کی سزاسختی میں زناکی سزاسےکسی طرح کم نہیں یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نےاس فعل کےمرتکب کوزندہ جلانےکی سزادی ہے-[34]

5.احکام کی حکمت:

مفسرعلام فقہی جزئیات کےساتھ احکام کےاسراروحِکَم پربھی گہری نظررکھتاہے- چنانچہ آپ نےحدزنامیں بعض احکام کی حکمتوں کوبھی بیان فرمایاہےجوکہ آپ کاایک تفسیری اسلوب اورمنہج ہے-اللہ تعالیٰ نے حد زناکےبیان میں دوباتوں کی صراحت فرمائی -ایک یہ حدکےاجراکےوقت زانی مرداورعورت پرکسی طرح کارحم نہ کھانااورنہ ہی ان کےلئےدل میں نرم گوشہ پیداکرنا، چنانچہ فرمایا:"لاتاخذکم بھمارافۃفی دین اللہ"کہ اللہ کےدین کےمعاملےمیں ان پرترس کھانےکاکوئی جذبہ تم پرغالب نہ آئے -اوردوسری یہ کہ حدزناکےاجراءکےوقت مسلمانوں کےایک گروہ کاحاضرہوناچاہئےتاکہ دیکھنےوالوں کوعبرت ہو،چنانچہ فرمایا: "ولیشھدعذابھماطائفۃمن المؤمنین"اوریہ بھی چاہئےکہ مؤمنوں کاایک مجمع ان کی سزاکو کھلی آنکھوں دیکھے-مفسرعلام نے انتہائی نفیس اندازمیں اس کی حکمت بیان کی ہے-لکھتےہیں کہ فحاشی اوربےحیائی کی روک تھام کے لئےاسلام نےحددرجےکااہتمام کیاہے-عورتوں پرپردےکولازم کردیاہےتومردوں کونگاہ نیچی رکھنےکاحکم دیاہےاورہراس کام اورعمل کوحرام اورممنوع قرادیاہے جوبےحیائی کاراستہ کھول دینےوالاہوتاہے-ان تمام ترپابندیوں کےباوجوداگرکسی میں بشری تقاضےکی بنیادپرکمزوری پائی جائےتو شریعت نےاس پرپردہ ڈالنےکاحکم دیاہےاورخلوت میں اس کوسمجھانےکاحکم دیاہے-لیکن اس کےباوجوداگرکوئی اس درجہ تک پہنچ جائےکہ اس کاجرم ثابت ہوجائےتواب اس کی پردہ پوشی دوسرےلوگوں کی جرات بڑھانےکاموجب ہوسکتی ہےلہذااب تک شریعت نےپردہ پوشی کاجواہتمام کیاتھااب اتناہی اہتمام اس کی رسوائی کاکرتاہےاس لئے شریعت نےنہ صرف

حدجاری کرنےکا حکم دیابلکہ مسلمانوں کی ایک جماعت کواس عمل کےدوران شریک رہنےکولازمی قراردیا تاکہ وہ سب کھلی آنکھوں اس عمل کو دیکھے۔

آیتِ کریمہ کی تفسیرمیں امین احسن اصلاحی کامنہج واسلوب:

آیتِ حدزناکی تفسیرمیں امین احسن اصلاحی نےتدبرقرآن میں ذیل کامنہج واسلوب اختیارکیاہے۔

1.حدودمیں شدت کی عقلی توجیہ اوراس کی عصری معنویت:

علامہ اصلاحی نےحدودمیں شدت کی عقلی توجیہ بیان کی ہے،چنانچہ وہ لکھتےہیں کہ حدودکےمعاملےمیں اس شدت کے ساتھ تاکیدکی ضرورت اس لئےپیش آئی کہ یہودکےمذہب میں زناکی سزارجم تھی لیکن انہوں نےاس کوعملاًساقط کردیاتھا۔ غریب پراس کانفاذہوتالیکن امیرکھلےگریبان پھرتا۔شریعتِ اسلامی نےحدودمیں شدت کافلسفہ اپنایاتاکہ کوئی اس میں کسی کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہ بھرتےلہذاواضح الفاظ میں حکم دیا:"لاتاخذکم بھمارافۃفی دین اللہ"کہ اللہ کےدین کےمعاملےمیں ان پرترس کھانےکاکوئی جذبہ تم پرغالب نہ آئے۔اورآگےحکم دیا:"ولیشھدعذابھماطائفۃمن المؤمنین"اوریہ بھی چاہئےکہ مؤمنوں کاایک مجمع ان کی سزاکوکھلی آنکھوں دیکھے۔جس کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ لوگ اس سےعبرت حاصل کریں۔اگریہ سزا کال کوٹھڑی میں دی جائےتوکوئی بھی اس سےعبرت حاصل نہیں کرسکےگا۔عصر حاضرمیں یہودکی روش مسلمانوں میں پروان چڑھی ہےبلکہ وہ یہودیوں سےبھی کچھ آگےنکل چکےہیں کہ انہوں نےسزاکےنفاذمیں کوتاہی کی تھی اوراس میں امیراورغریب کے درمیان فرق کیاتھالیکن مسلمانوں نےتوسرےسےاس سزاکووحشیانہ عمل قراردیا۔جس کانتیجہ یہ ہےکہ روزانہ سینکڑوں پاکدامن عورتوں کی عزتیں لٹتی ہیں اورمجرم کھلےعام دندناتےپھرتےہیں۔[35]

2.آیت میں مذکورسزاکی تعمیم:

جمہورفقہاءکےبرخلاف آیت میں مذکورسزاکوعلامہ اصلاحی نےعام قراردیاہےاوراس میں شادی شدہ اورغیرشادی شدہ سب کوداخل کردیاہے۔وہ جمہورفقہاءپرردکرتےہوئےلکھتےہیں کہ تقریباًتمام فقہاءنےیہ قیدلگارکھی ہےکہ یہ سزا غیرشادی شدہ زانیوں کےلئےہےاورجوشادی شدہ ہیں اورانہوں نےرات گزاری بھی کی ہےان کےلئےرجم اورسنگساری کی سزاہےجس کاثبوت وہ نبی کریم ﷺاورصحابہ کرام رضی اللہ عنھم کےتعامل سےپیش کرتےہیں۔گویاکہ وہ شادی شدہ کےحق میں اس آیت کوسنت کےذریعےمنسوخ قراردیتےہیں۔یہ فقہاءجن روایات سےاس آیت کومنسوخ کرتےہیں ان میں سےایک روایت حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سےمروی ہےجس کاحاصل یہ ہےکہ غیرشادی شدہ کی سزاسوکوڑےاورایک سال جلاوطنی ہے جب کہ شادی شدہ زانی کی سزاکوڑےاوررجم ہے۔صاف ظاہرہےکہ اس حدیث سےسورۃالنورکی آیت کومنسوخ کردیاگیاہےحالانکہ قرآن کوقرآن کےعلاوہ کوئی چیزمنسوخ نہیں کرسکتی۔دوسری روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سےمروی ہےجو حضرت عمررضی اللہ عنہ کااثرہےاوراس کاحاصل یہ ہےکہ حضرت عمررضی اللہ عنہ نےمنبررسول ﷺپرفرمایاکہ مجھےاس بات کا خوف ہےکہ وقت کےساتھ ایسےلوگ پیداہوں گےکہ رجم کی سزاکاذکرتوہم نےکہیں بھی قرآن میں نہیں پایا۔اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کےایک اہم فریضہ کوجسےاللہ تعالیٰ نےنازل فرمایاہے،چھوڑدیں گےاورگمراہ ہوجائیں گے۔اس روایت کوعقلی تنقیدات کے ذریعےبالکل بیہودہ قراردیاہےجس کی نسبت حضرت عمررضی اللہ عنہ کی طرف کی گئی ہے۔[36]

علامہ اصلاحی خودرجم کےقائل ہیں اس لئےاس کوثابت بھی کردیاہےلیکن اس کاطریقہ استدلال جمہورفقہاءسےالگ ہے وہ رجم کوقرآن سےثابت کرتاہےاور"الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا"کواس کاماخذ قراردیتاہے-چنانچہ وہ لکھتےہیں کہ جن مجرموں نےزمین میں فسادپھیلارکھاہےان کوقتل کردیاجائےگا-اوریہاں ان کےقتل کے لئےصیغہ باب تفعیل سےلایاہےجس میں کثرت اورشدت کامعنیٰ پایاجاتاہے-اس سےاشارۃً یہ معلوم ہوتاہےکہ ان مجرموں کو ایسےطریقہ پرقتل کیاجائےجوسبق آموزاورعبرت انگیزہو-رجم بھی ہمارےنزدیک اسی باب"تقتیل"میں داخل ہےلہذاجولوگ شرفاءکی عزتیں لوٹتےہیں،ان کی عفتوں کوتارتارکرتےہیں،زناکواپناعادی پیشہ بنائےہوئےہیں ان کےلئےسنگساری کی سزااسی "ان یقتلوا"میں داخل ہے-[37]

علامہ اصلاحی نےصرف فقہاءکی مخالفت بھی نہیں کی ہےبلکہ جب روایات سےانہوں نےرجم پراستدلال کیاہےان پر تنقیدکےضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوبھی نشانہ تنقیدبنایاہےچنانچہ حضرت ماعزاسلمی رضی اللہ عنہ کےبارےمیں لکھاہے کہ اس کےبارےمیں بعض روایت سےتواس کابھلامانس ہونامعلوم ہوتاہےجب کہ بعض روایات میں اس کوبدخصلت غنڈاکہاگیا ہےکہ وہ عورتوں کااس طرح تعاقب کرتاتھاجس طرح بکرابکریوں کاتعاقب کرتاہے-[38]علامہ اصلاحی نےحضرت ماعزرضی اللہ عنہ کےجرم کوزنابالجبرمیں داخل کرکےاس کو"ویسعون فی الارض فساداًان یقتلوا"کامصداق ٹھہرایاہےاوراسی بنیادپراس کورجم کامستحق قراردیاہےاس لئےنہیں کہ وہ محصن(یعنی شادی شدہ)تھا-اورصرف اسی پراکتفاءنہیں کیاہےبلکہ حضرت ماعزرضی اللہ عنہ کوبدقماش ثابت کرنےکےلئےدلائل کاسہارابھی لیاہے-

علامہ اصلاحی نےثیب اوربکرکےمعانی میں تعمیم کی ہےاوران کوشادی شدہ اورغیرشادی شدہ تک محدودنہیں کیاہے چنانچہ وہ لکھتےہیں کہ حدیث میں ثیب اوربکرکےجوالفاظ آئےہیں ان کااطلاق صرف شادی شدہ اورغیرشادی شدہ افرادپرنہیں بلکہ ادھیڑ عمرکےآدمیوں اورالھڑجوانوں پربھی اس کااطلاق ہوتاہے-[39]علامہ اصلاحی نےاس کوایک معنیٰ تک محدودرکھنےکوفقہاءکی غلطی قراردیاہے،لکھاہےکہ ہمارےفقہاءکی غلطی یہ ہےکہ انہوں نےمجرم کی حالتوں میں سےایک حالت کوحکم کامدارقراردیاہے حالانکہ وہ حالت حکم کامدارنہیں ہے-

آیاتِ کریمہ کی تفسیرمیں مفتی محمدشفیع اورامین احسن اصلاحی رحمہمااللہ کےمنہج واسلوب کاتقابلی مطالعہ:

آیتِ حدِزناکی تفسیرمیں مفتی محمدشفیع اورامین احسن اصلاحی رحمہمااللہ کےاسلوب ومنہج میں کافی فرق ہے-مفتی صاحب نے تفسیرالقرآن بالقرآن،تفسیرالقرآن بالحدیث اورتفسیرالقرآن باقوال الصحابہ کااسلوب بھی اپنایاہے،فقہی مباحث بھی لائےہیں ، سماجی مضمرات بھی ذکرکئےہیں اوراحکامِ خداوندی کی علت وحکمت بھی بیان کی ہے-حاصل یہ کہ آپ کااسلوب فقہیانہ،مفسرانہ، تدبرانہ اوراستنبطیانہ ہےجب کہ علامہ اصلاحی کااسلوب خالصتًاعقلی،فکری اورتدابرانہ ہے-آیت میں تفسیرمیں آپ نےفقہائے امت پر کھل کررددکیاہےاوران کےاستدلالات کومن گھڑت اوربیہودہ ثابت کرنےکی کوشش کی ہے-آپ کےاس اسلوب نے آپ کو صحابہ کرام کی تنقیص پرمجبورکردیاہےجوکہ خالص قرآنی شخصیات ہیں-مفتی صاحب کامنہج توثیقی بھی ہےاوراستقرائی ناقص اوراستدلالی بھی ہے جب کہ علامہ اصلاحی کامنہج استنباطی اوراستدلالی ہے-

خلاصۃ البحث

Reference

[1] حریری ،غلام، احمد -تاریخ تفسیر و مفسرون ، ملک سنز پبلیشرز کارخانوں بازار فیصل آباد، ص-14

[2] بھٹی ،محمد، امین - اظہراللغات ، اظہر پبلیشرز ، اردو بازار لاہور ، ص-503

[3] سورة الفرقان ، آیت نمبر 33

[4] عثمانی ،محمد تقی، علوم القرآن ، مکتب دارالعلوم کراچی ، ایڈیش 2003 ، ص 323

[5] السيوطي، عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين : الاتقان فی علوم القران ، جلد دوم ص 169

[6] صابونی ،محمد علی ، التبیان ، مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہو ر ، ص 66

[7] تاریخ تفسیر و مفسرون ص 18

[8] محاضرات قرآنی ص 235

[9] ایضا ص238

[10] ایضا ص240

[11] ایضا ص280

[12] التبیان ص157

[13] معارف القرآن،ج:6،ص:447

[14] عزمی،حسین،اختر،ڈاکٹر،مولانا امین احسن اصلاحی حیات وافکار،مکتبہ نشریات اردو بازار،ص55

[15] منظور الحسن ،مولانااصلاحی سےایک یادگار انٹرویو ، صفحہ 114

[16] مولانا امین احسن اصلاحی حیات وافکار،ص56

[17] ایضا 57

[18] ایضا 58

[19] سورة النور؛آیت نمبر 2

[20] محمدشفیع،مفتی(م:1986ء)،معارف القرآن،کراچی:مکتبہ معارف القرآن،اگست2020،ج:6،ص:32-431

[21] معارف القرآن،ج:6،ص:433

[22] النساء:15،16

[23] معارف القرآن،ج:6،ص:438-39

[24] القشیری،مسلم بن حجاج،(م:)صحیح المسلم،کتاب الحدود،باب حدالزنا،بیروت: دار إحياء التراث العربي، ج:3،ص:1316،رقم:1690

[25] معارف القرآن،ج:6،ص:435

[26] النساء:15

[27] النجم:3،4

[28] معارف القرآن،ج:6،ص:435

[29]بخاری،محمدبن اسماعیل(م:)،صحیح البخاری،کتاب الحدود،باب الاعتراف بالزنا،بیروت:دارطوق النجاۃ،الطبعۃ الاولیٰ1422ھ،ج:8،ص:167، رقم:6827

[30]معارف القرآن،ج:6،ص:436-

[31]صحیح بخاری،کتاب التفسیر،باب سورۃالنساء،ج:6،ص:42

[32]معارف القرآن،ج:6،ص:434

[33]صحیح مسلم،کتاب الحدود،باب رجم الثیب فی الزنیٰ،ج:3،ص:1317،رقم:1691

[34]معارف القرآن،ج:6،ص:440

[35]تدبرقرآن،ج:5،ص:362-63

[36]ایضاً،ص:365-67

[37]ایضاً،ص:368

[38]ایضاً،ص:369

[39]ایضاً،ص:374